روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 16 فروری 2005ء 6 محرم 1426 ہجری 16 تبلیغ 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 36

سچ بولو

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو ہمیشہ سچ بولو، امانت ادا کرو اور پڑوسی سے حسن سلوک کرو۔

(مشکوٰۃ باب الشفقہ والرحمۃ علی الخلق)

آنحضرت ﷺ کے خلق سچائی کا واقعات وحقائق کی روشنی میں دلکش بیان

حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ سچائی کے نور سے منور تھا

اپنی زندگیوں کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ سچ پر قائم رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 فروری 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 فروری 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ کے عظیم خلق سچائی کو واقعات وحقائق کی روشنی میں مؤثر اور دلکش انداز میں بیان فرمایا۔حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست یہ خطبہ ٹیلی کاسٹ کیا اور انگلش، فرنچ، عربی، بنگالی اور جرمن زبان میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

سورۃ یونس کی آیت نمبر 17 کی تلاوت کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ انبیاء دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو لوگوں کو اپنی گزشتہ زندگی کا حوالہ دے کر چیلنج دیتے ہیں کہ میری زندگی جو تمہارے سامنے گزری ہے اس میں ہمارا جو کردار بھی تمہیں نظر آیا وہ یہی نظر آیا کہ ہم سچ بات پر قائم رہے۔ سچ کہا اور سچ قائم کرنے کی کوشش کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس وصف میں اعلیٰ ترین معیار آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نظر آتا ہے کیونکہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس اعلیٰ خلق کے نور سے منور تھا۔ آپ کا ہر عمل اور فعل نبوت سے پہلے بھی سچائی اور حق گوئی سے سجا ہوا تھا تبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس اعلیٰ خلق کی مثال دیتے ہوئے فرمایا تو کہہ دے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ (اللہ) تمہیں اس پر مطلع کرتا پس میں اس (رسالت) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں۔ تو کیا تم عقل نہیں کرتے۔ یعنی میری گزشتہ 40 سالہ زندگی تمہارے سامنے ہے کہ جھوٹ تو درکنار میں تو حق سے بھی ذرا بھر کبھی پیچھے نہیں ہٹا۔ حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ پر اعتراض کرنے والوں کو حقائق اور واقعات کی روشنی میں آپ کی سچائی کو پرکھنا چاہئے آپ ﷺ صداقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی سچائی کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ معاشرے کے ہر طبقے نے جس میں آپ کے گھر والے، کاروبار میں شریک، دوست اور دشمن سب نے گواہی دی کہ یہ سچا انسان ہے بلکہ صدیق اور امین ہے۔ ان سب گواہیوں کو سامنے رکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ آپ سچے نبی نہیں تھے سوائے اس کے جن کے دلوں۔ آنکھوں اور کانوں پر مہر لگ چکی ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے ماننے والوں میں بھی کوٹ کوٹ کر سچائی کو بھر دیا یہاں تک کہ اسی سچ کی وجہ سے انہیں اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھونے پڑے مگر ہمیشہ سچ کو سچ کہا۔

آنحضرت ﷺ کی سچائی کا معیار بچپن اور جوانی میں بھی انتہائی بلند تھا کہ دشمن بھی آپ کی تعلیم پر ایمان نہ لانے کے باوجود آپ کی انذار کی بات سن کر خوفزدہ ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کی پاک ذات پر الزامات لگانے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے پیارے نبی ﷺ کی غیرت رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سچائی کا نور نہ پہلے کبھی ماند پڑا اور نہ چھپ سکا اسی طرح آج بھی یہ نور نہ ماند پڑے گا نہ چھپ سکے گا بلکہ یہ نور تمام دنیا پر غالب آ جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ دین حق پر الزامات لگا رہے ہیں۔ ہر احمدی کو اس پر نظر رکھنی چاہئے اور ایسے الزامات کا جواب پیش کرنا چاہئے جن ملکوں میں ایسا بے ہودہ لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے وہاں کی جماعتیں اس کو دیکھیں۔ جواب تیار کریں اور مرکز بھجوائیں۔ اور مرکز کی راہنمائی کے بعد اسے پیش کریں احباب جماعت میں بھی آنحضرت ﷺ کی سیرۃ کے ہر پہلو کو مضامین اور تقاریر میں بیان کیا جائے۔ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے تا کہ دنیا کو بتا سکے کہ یہ پاک تبدیلیاں آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ہیں جو 1400 سال کے باوجود تازہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کیلئے مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے اور دنیا کی تاریکی کو نور میں بدل دیا اور یہ کامیابی بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ بنگلہ دیش جماعت کا 81 واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ان کے لئے بھی میرا یہی پیغام ہے کہ اپنی زندگیوں کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ سچائی پر قائم رہیں۔

خود محنت کرنی چاہئے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ فلاں آدمی کے پاس ہماری سفارش کر دو۔ میں سفارش کو ایسا برا سمجھتا ہوں گویا یہ موت ہے۔ مگر پھر بھی اس خیال سے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہمارا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا تو کر دیتا ہوں مگر اسے نہایت ناپسند کرتا ہوں۔ ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سے روپیہ تو نہ مانگا جائے لیکن چیز مانگ لی جائے۔ کوئی شخص یہ تو نہیں کہتا کہ فلاں سے مجھے دس روپے لے دو لیکن یہ کہہ دیتے ہیں کہ کام کرا دو حالانکہ یہ بھی سوال ہی ہے۔ پس خود محنت کرنی چاہئے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہئے ...... مومن کو متوکل ہونا چاہئے۔ اعمال میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور دوسرے کا دست نگر نہیں بننا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ اپنے فضل سے سامان پیدا کر دے۔

(خطبات محمود)

(مرسلہ: مکرم ناظر صاحب امور عامہ)

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 فروری 2005ء کو قبل از نماز ظہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم بشارت احمد کھوکھر صاحب

مکرم بشارت احمد کھوکھر صاحب ابن مکرم حاجی محمد حسین صاحب مرحوم مورخہ 4 فروری 2005ء کو 72 سال کی عمر میں یوکے میں وفات پا گئے۔ آپ کی فیملی یوگنڈا سے آ کر یوکے میں آباد ہوئی تھی۔ آپ کے والد کو جنجا یوگنڈا میں پہلی احمدیہ بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔ مرحوم نے یوکے جماعت میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ گزشتہ 5 سال سے آپ صاحب فراش تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

جلسوں پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھے ہو جانے کا تصور لے کر نہ آئیں۔ جلسہ کی تقاریر کو پورے غور اور توجہ کے ساتھ سنیں

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں فنا ہونے سے ہی ملیں گے

(جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ اور شرکاء کے لئے اہم ہدایات)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 30 جولائی 2004ء بمطابق 30 وفا 1383 ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ (ٹلفورڈ، یو۔کے)

آج سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ انگلستان کا 38 واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ آپ سب لوگ حضرت اقدس مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ تین دن گزارنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اُن مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں جو ان جلسوں کے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

پھر جلسے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین، اگر خدا تعالیٰ چاہے، بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں‘‘۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 351)

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ تم لوگ جو میری بیعت میں شامل ہو، صرف زبانی دعوے کی حد تک نہ رہو۔ اب تمہیں اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اور وہ کیا باتیں ہیں جو تمہارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہوں، فرمایا کہ وہ باتیں یہ ہیں اور اگر تم یہ باتیں اپنے اندر پیدا کر لو تو میں سمجھوں گا کہ تم نے مجھے حقیقت میں پہچان لیا اور جس مقصد کے لئے تم نے بیعت کی تھی اس کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

پہلی بات تو یہ یاد رکھو کہ میری بیعت میں داخل ہو کر تمہارے اندر سے، تمہارے دل میں سے دنیا کی محبت نکل جانی چاہئے۔ اگر یہ نہ نکال سکو تو تمہارا بیعت کرنے کا مقصد پورا نہیں ہوا۔ اگر دنیا کے کاروبار تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکتے ہیں۔ تمہاری ملازمتیں، تمہاری تجارتیں حقوق اللہ کی ادائیگی میں روک ہیں۔ تمہارے کاروبار، تمہاری انائیں، تمہاری دنیاوی عزتیں، شہرتیں، تمہارے پر جو اللہ کی مخلوق کے حقوق ہیں ان کی راہ میں روک بن رہی ہیں تو پھر تمہارا میری جماعت میں شامل ہونے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی محبت، حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ایک اہم تبدیلی جو تمہیں اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے، آپؐ سے محبت دنیا کی تمام محبتوں سے بڑھ کر ہونی چاہئے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہونے سے ہی ملیں گے، آپؐ کے پیچھے چلنے سے ہی ملیں گے، آپؐ کے احکام پر عمل کرنے سے ہی ملیں گے، آپؐ کی سنت پر عمل کرنے سے ہی ملیں گے۔ اس لئے اس محبت کو اپنے پر غالب کرو کیونکہ فرمایا کہ میں تو خود اس محبوبؐ کا عاشق ہوں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم میری بیعت میں شامل ہونے والے شمار ہو اور پھر میرے پیارے سے تمہیں محبت نہ ہو، وہ محبت نہ ہو جو مجھے ہے یا جس طرح مجھے ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیا کی اس چکا چوند سے تمہیں کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ تمہارے یہ مقاصد ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو۔ اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ادائیگی میں اس قدر کھوئے جاؤ کہ تمہیں یہ احساس ہو کہ یہ سب کچھ تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں کر رہے ہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو تم ان لوگوں کی طرح کف افسوس نہیں مل رہے ہوگے جو بستر مرگ، موت کے بستر پر بڑی بیچارگی اور پریشانی سے یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ کاش ہم نے بھی زندگی میں کوئی نیک کام کیا ہوتا، اللہ تعالیٰ کی عبادت، خالص اس کی عبادت کرتے ہوئے کی ہوتی۔

بہت سے لوگ بیعت کرنے کے بعد اپنے کاروبار زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کاروبار زندگی میں مصروف ہونا بھی منع نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انسان اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی جائز ضروریات پوری کرنے کے سامان پیدا کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ یہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہی تمام کام کرنے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بھی کوشش کرنی ہے تا کہ، جیسا کہ پہلے ذکر کر آیا ہوں، بیعت کے مقاصد بھی حاصل ہوں۔

تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے، ٹریننگ کے لئے سال میں تین دن جماعت کے افراد اکٹھے ہوتے ہیں اور سوائے کسی اشد مجبوری کے تمام احمدی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ یہی آپ کا منشا تھا۔ کیونکہ ٹریننگ بھی بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر تو تربیت پر زوال آنا شروع ہو جاتا ہے، تربیت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے، کمی آنی شروع ہو جاتی ہے دیکھ لیں دنیا میں بھی اپنے ماحول میں نظر ڈالیں تو ہر فیلڈ میں ترقی کے لئے کوئی نہ کوئی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، ٹریننگ لینے کے بعد پھر بھی ریفریشر کورسز بھی ہو رہے ہوتے ہیں، سیمینارز وغیرہ بھی ہو رہے ہوتے ہیں تا کہ جو علم حاصل کیا ہے اسے مضبوط کیا جائے، مزید اضافہ کیا جائے۔ ٹریننگ کے لئے کمپنیاں بھی اپنے ملازمین کو دوسری جگہوں پہ بھجواتی ہیں۔ ملک کی فوجیں سال میں ایک دفعہ عارضی جنگ کے ماحول پیدا کر کے اپنے جوانوں کی ٹریننگ کرتی ہیں۔ یہ اصول ہر جگہ چلتا ہے تو دین کے معاملے میں بھی چلنا چاہئے۔ اس لئے اپنی دینی حالت کو سنوارنے کے لئے جلسوں پر ضرور آئیں اس سے روحانیت میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسرے متفرق فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للّٰہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔ اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور

معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہریک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصے میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اِس جلسے میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاءاللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 351-352)

پس تمہاری ٹریننگ کے لئے، تمہارے علم میں اضافے کے لئے اور جو جانتے ہیں یا جن کو یہ خیال ہے کہ ان کو پہلے ہی کافی علم ہے ان کے بھی علم کو تازہ کرنے کے لئے ایسے طرز پر یہ ٹریننگ کورس ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرفان کے بارے میں تمہارے اضافے کا باعث بنے گا، اس کے رسول اور اس کی کتاب کی حکمت کی باتوں کے بارے میں تمہیں معرفت حاصل ہوگی بہت سے نئے زاویوں کا تمہیں پتہ چل جائے گا کیونکہ ہر شخص ہر بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت مسیح موعود یہ معرفت کی باتیں خود ہی بیان کر دیا کرتے تھے اور اُس زمانے میں حقائق بھی پتہ چلتے رہتے تھے لیکن اب بھی جو ارشادات آپ نے بیان فرمائے انہیں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، انہیں کو سمجھتے ہوئے، انہیں تفسیروں پر عمل کرتے ہوئے ماشاءاللہ علماء بڑی تیاری کرکے جہاں جہاں بھی دنیا میں جلسے ہوتے ہیں اپنی تقاریر کرتے ہیں، خطابات کرتے ہیں اور یہ باتیں بتاتے ہیں۔ تو آج بھی ان جلسوں کی اس اہمیت کو سامنے رکھنا چاہئے۔ وہی اہمیت آج بھی ہے اور تقاریر جب ہو رہی ہوں تو ان کے دوران تقاریر کو خاموشی سے سننا چاہئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود کی دعائیں آج بھی شاملین جلسہ کے لئے برکت کا باعث ہیں کیونکہ آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے جو نیکیوں پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی سچی محبت دل میں رکھتے ہیں، قیامت تک کے لئے دعائیں کی ہیں۔ پھر یہاں آکر ایک دوسرے کی دعاؤں سے بھی حصہ لیتے ہیں۔ ضمنی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی پہچان ہو جاتی ہے، حالات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اب تو دنیا یوں اکٹھی ہوگئی ہے، فاصلے اتنے کم ہوگئے ہیں کہ تمام دنیا کے لوگ کم ازکم نمائندگی کی صورت میں یہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں جس سے ایک دوسرے کے حالات کا پتہ چلتا ہے، ان کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ پھر آپس میں اس طرح گھلنے ملنے سے، اکٹھے ہونے سے محبت و اخوت بھی قائم ہوتی ہے۔ آپس میں تعلق اور پیار بھی بڑھتا ہے اور بعض دفعہ حقیقی رشتہ داریاں بھی قائم ہو جاتی ہیں کیونکہ بہت سے تعلق پیدا ہوتے ہیں۔ رشتہ ناطے کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے جماعت میں جو مضبوطی پیدا ہونی چاہئے وہ پیدا ہوتی ہے اور اجنبیت بھی دور ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے لئے بغض و کینہ کم ہوتے ہیں اور جب ایسی باتوں کا، آپس میں لوگوں کی رنجشوں کا پتہ لگتا ہے تو ان کے لئے پھر دعائیں کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ اور پھر جو دوران سال وفات پاگئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی باتوں کے سنانے کا شغل رہے گا۔ لیکن جلسوں پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھے ہو جانے کا تصور لے کر نہ یہاں آئیں۔ جب یہاں آئیں تو غور سے ساری کارروائی کو سننا چاہئے۔ اگر اس بارے میں سستی کرتے ہیں تو پھر تو یہاں آکر بیٹھنا اور تقریریں سننا کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے باہر سے آنے والے بھی جو خرچ کرکے آئے ہیں اور یہاں کے رہنے والے بھی جلسے کی تقریروں کے دوران پورا پورا خیال رکھیں اور بڑے غور اور دلجمعی سے جلسے کی کارروائی کو سنیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''سب کو متوجہ ہوکر سننا چاہئے۔ پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کرکے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے، ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا''۔

(الحکم 10/مارچ 1902ء)

دیکھیں کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ان لوگوں کے لئے جو جلسہ پر آکر پھر جلسہ کی کارروائی کو توجہ سے نہیں سنتے۔ تو ایسے لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ باوجود کان اور دل رکھنے کے نہ سننے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ رحم کرے اور ہر احمدی کو اس سے بچائے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''سب صاحبان متوجہ ہوکر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے''۔ یہی تقاضا کرتی ہے ''کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ .... ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے''۔ یعنی کمزوریاں اور گراوٹ جو آئی ہے اس کی یہی وجہ ہے، ''ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے''۔ فرمایا کہ: ''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 265-266 جدید ایڈیشن)

بعض دفعہ لوگ جلسے کے دوران باہر آجاتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ فلاں مقرر کا جو انداز ہے، جس طرح وہ بیان کر رہا ہے میں تو اس طرح نہیں سن سکتا اس لئے باہر آگیا ہوں۔ یہ بھی ایک طرح کا تکبر ہے۔ اور چاہے کوئی مقرر دھواں دار تقریر کرتا ہے یا نہیں، چاہے وہ اپنے الفاظ اور آواز کے جادو سے آپ کے جذبات کو ابھارتا ہے یا نہیں، تقریریں سنیں اور ان میں علمی اور روحانی نکتے تلاش کریں اور پھر ان سے فائدہ اٹھائیں۔ فرمایا کہ جو صرف آواز اور الفاظ کے جادو سے متأثر ہونے والے ہوتے ہیں وہ کبھی ترقی نہیں کرتے کیونکہ وقتی اثر ہوتا ہے اور مجلس سے اٹھ کر جاؤ تو اثر ختم ہوگیا۔ اور یہی بات ایک احمدی میں نہیں ہونی چاہئے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خداترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

پھر فرمایا کہ: ''یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا

لازم ہے۔ بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ غیر اس کے ہیچ''۔ یعنی اس کی اصل نیت جو ہے وہ روحانی عزت کو بڑھانے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی ہے رسول کی محبت حاصل کرنے کی ہے۔ ورنہ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ ''جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں''۔ صرف اس لئے اکٹھا نہیں کرتا کہ نظر آئے کہ لوگوں کا کتنا مجمع اکٹھا ہو گیا ہے۔ ''بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے''۔ وہ مقصد جس کے لئے یہ وجہ پیدا کی گئی ہے وہ اللہ کی مخلوق کی اصلاح ہے۔ ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو یا رہوں''۔ یعنی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں امن سے سو یا رہوں۔ ''اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے کوئی ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے جب تک وہ اپنے آپ کو ہر ایک سے ذلیل نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے''۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ 394-396)

یہاں پر آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جلسہ پر شامل ہو کر جلسہ کی تقریروں کو سن کر پھر بھی اگر اس طرف توجہ نہیں ہوتی تو جلسوں پر آنا بے فائدہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں کہ جلسہ پر آئیں وقتی جوش پیدا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اور جلسہ ختم ہوتے ہی باہر جائیں تو جذبات پر اتنا سا بھی کنٹرول نہ رہے کہ دوسرے کی کوئی بات ہی برداشت کر سکیں۔ اگر یہ حالت ہی رکھنی ہے تو بہتر ہے کہ پھر جلسے پر نہ آئیں۔ یہاں کئی واقعات ایسے ہو جاتے ہیں جن کو اپنے آپ پر کوئی کنٹرول نہیں رہتا۔ صحیح طور پر نہ خود جلسہ سنتے ہیں اور نہ ہی دوسرے کو سننے دیتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر پھر سر پٹول بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو ایسے لوگ پھر وہی لوگ ہیں جیسے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ کان رکھتے ہیں اور سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ ذرا غور کریں یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کی نشانی بتائی ہے جو انبیاء کا انکار کرنے والے ہیں۔ جب اس طرح کے رویّے اختیار کرتے ہیں تو پھر جب نظام جماعت ایکشن لیتا ہے پھر یہ شکایت ہوتی ہے کہ کارکنان نے ہمارے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور ہمیں یہ کہا اور وہ کہا۔ یہ ٹھیک ہے میں نے کارکنان کو بھی بڑی دفعہ یہ سمجھایا ہے کہ براہ راست ان کو کچھ نہیں کہنا، ایسے لوگوں کو جو اپنے عمل سے خود کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نظام کو کچھ نہیں سمجھتے، جلسے کے تقدس کو کچھ نہیں سمجھتے تو پھر ان کا ایک ہی علاج ہے کہ اس تکبر کی وجہ سے ان کو پولیس میں دے دیا جائے۔ گزشتہ سال بھی ایسے ایک دو واقعات ہوئے تھے۔ تو اگر اس سال بھی کوئی اس نیت سے آیا ہے کہ بجائے اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی محبت و اخوت پیدا کرے، یہ نیت ہے کہ فساد پیدا کرے تو پھر جلسے پر نہ آنا ہی بہتر ہے اور اگر آئے ہوئے ہیں تو بہتر ہے کہ چلے جائیں تا کہ نظام جماعت کے ایکشن پر پھر شکوہ نہ ہو۔ گزشتہ جمعہ میں میں نے کارکنان کو اور یہاں کے رہنے والوں کو جو لندن یا اسلام آباد کے ماحول میں رہ رہے ہیں، یہ کہا تھا کہ مہمان نوازی کے بھی حق ادا کریں۔ لیکن آنے والے مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ڈیوٹی پر مامور کارکنوں کو ابتلاء میں نہ ڈالیں اور جو نظام ہے اس سے پورا پورا تعاون کریں۔ اس لئے جہاں خدمت کرنے والے کارکنان مہمانوں کی خدمت کے لئے پوری محنت سے خدمت انجام دے رہے ہیں وہاں مہمانوں کا بھی فرض ہے کہ مہمان ہونے کا حق بھی ادا کریں اور جس مقصد کے لئے آئے ہیں اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں حضرت اقدس مسیح موعود جو پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ''**نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جب کہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جاوے اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔**(-)۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 543)

پس جو مہمان آ رہے ہیں اس نیک مقصد کے لئے آئیں اور اگر کوئی سہولت میسر آ جائے اور آرام سے یہ دن کٹ جائیں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے یہ سامان مہیا فرما دیئے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے کسی نیکی کو جانے نہیں دیتا تو آپ کے یہاں آنے کے مقصد کو ضائع نہیں کرے گا اور بے شمار فضل اور رحمتیں نازل ہوں گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ ایک دعا ہے جو آنے والے مہمانوں کو پڑھتے رہنا چاہئے۔

حضرت خولہؓ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے وقت یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پناہ چاہتا ہوں۔ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء و درک الشقاء و شرہ)

یہ دعائیں پڑھتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آنے والے کو ہر شر سے بچائے اور نیک اثرات لے کر یہاں سے جائیں اور نیک اثرات چھوڑ کر جائیں۔

جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ جلسے پر آنے والے مہمانوں کو یہ مقصد پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپس میں محبت و اخوت پیدا ہو تو اس بات میں جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے اس کا بھی اس روایت سے اظہار ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر

اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام)

تو جب اس طرح سلام کا رواج ہوگا تو آپس میں محبت بڑھے گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ ایک دوسرے کو سلام کر رہے ہوں گے، ہر طرف سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں گی تو یہ جلسہ محبت کے سفیروں کا جلسہ بن جائے گا کیونکہ محض للہ یہ سب عمل ہو رہا ہوگا تو اللہ کی پیار کی خاص نظر بھی آپ پر پڑ رہی ہوگی۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر عورتیں بھی، بچے بھی، مرد بھی سلام کو بہت رواج دیں۔ کیونکہ اس سے ایک تو محبت بھی آپس میں بڑھے گی اور پھر...... کا صحیح نمونہ بھی پیش ہو رہا ہوگا جو غیروں کو بھی نظر آ رہا ہوگا۔

اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میزبانوں، ڈیوٹی والوں ہر ایک کے لئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ (-) میں اور (-) کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ (-) فضل میں جب یہاں سے جائیں گے وہاں بھی کافی رش ہوتا ہے۔

☆ جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی (-) کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

☆ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

☆ نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلے میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

☆ جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہنا ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے بلکہ انتظامیہ نے اس کے لئے پروگرام بنایا ہوا ہے، نعرے لگانا کچھ لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی جب نعرے لگانے کی ضرورت محسوس کریں گے تو نعرے لگا دیں گے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اگر نعرے نہ لگ رہے ہوں تو تقریر کے دوران نیند آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے پھر نعروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے وجہ نعرے لگاتے جائیں تو نظم یا تقریر جو ہو رہی ہوتی ہے بعض دفعہ اس کا مزا نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جن کو نیند آ رہی ہو خاموشی سے ساتھ والا ان کو ٹھوکا مار کر جگا دیا کرے۔

☆ انگلستان کے احمدیوں کو، بہت سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں شامل ہو چکے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود کی خواہش تو تھی کہ ہر کوئی شامل ہو، تو خاص طور پر ذوق شوق سے جلسے میں شامل ہونا چاہئے۔ جو ابھی تک نہیں آئے وہ بھی کوشش کریں کہ کم از کم کل صبح جلسے کا سیشن شروع ہونے سے پہلے پہلے آ جائیں کیونکہ بغیر کسی جائز عذر کے جلسے سے غیر حاضر نہیں رہنا چاہئے۔ بعض دفعہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ صرف دو دن یا آخری دن ہی آ جاتے ہیں۔ ان کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی کیونکہ ہفتہ اتوار تقریباً ہر ایک کا فارغ ہوتا ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ جائیں گے آخری دن کچھ ملاقاتیں ہو جائیں گی کچھ لوگوں سے مل لیں گے۔ ٹھیک ہے آپ نے ایک مقصد تو پورا کر لیا لیکن صرف یہی مقصد ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت پیدا کرنا سب سے بڑا مقصد ہے۔

☆ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تقاریر کو باقاعدہ سنا کریں جس حد تک ممکن ہو سننا چاہئے اور اس میں ڈیوٹی والے کارکنان بھی، اگر ان کی اس وقت ڈیوٹی نہیں ہے ان کو تقاریر سننے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

☆ ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ نمازوں کے دوران جو آپ مارکی کے اندر نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں تو نماز شروع ہونے سے پہلے ہی آ کے بیٹھ جایا کریں۔ کیونکہ یہاں لکڑی کے فرش ہیں گو اس کے اوپر پتلا سا قالین تو بچھا ہوا ہے لیکن چلنے سے اس قدر آواز اور شور آتا ہے کہ جب نماز شروع ہو جائے تو پھر نماز خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ دوسروں تک جو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں آواز ہی نہیں پہنچتی۔ کل بھی مغرب کی نماز کے وقت شور کا تسلسل تھا جو دوسری رکعت تک رہا۔ اس لئے نماز میں پہلے آ کر بیٹھا کریں۔

☆ بعض لوگوں کو موبائل فون بڑے اہم ہوتے ہیں (اس وقت بھی شاید کسی کا فون بج رہا ہے) اگر اتنے اہم فون آنے کا خیال ہو تو پھر وہ فون رکھیں جو اچھی قسم ہیں جن کی آواز کم کی جا سکتی ہے۔ جیب میں رکھیں اس کی وائبریشن (Vibration) سے آپ کو احساس ہو جائے کہ فون آیا ہے اور باہر جا کر سن لیں۔ کم از کم لوگوں کو نمازوں کے دوران جلسوں کے دوران اور تقریروں کے دوران ڈسٹرب نہ کیا کریں۔

☆ جلسے کے دوران بازار بند رہنے چاہئیں اور آنے والے مہمان بھی سن لیں اور یہاں رہنے والے بھی سن لیں، ڈیوٹیاں دینے والے بھی سن لیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ اگر مجبوری ہو تو چند ضرورت کی چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں وہ دکانیں کھلی رہیں گی اور انتظامیہ جائزہ لیتی تھی کہ کون کون سی دکانیں کھلی رہیں یا نہ کھلی رہیں۔ لیکن کل بازار کا خود میں نے جو جائزہ لیا ہے اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی دکان کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جلسے کے دوران تمام دکانیں بند رہیں گی اور دکاندار جنہوں نے سٹال لگائے ہوئے ہیں وہ سب جلسہ کی کارروائی سنیں اور کوئی گاہک بھی ادھر نہیں جائے گا کسی قسم کی خرید و فروخت نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایمرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت ہو تو جو نظام ہے جلسہ سالانہ کا اس کے تحت وہ چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی دکانیں کھولنے کی ضرورت نہیں۔

☆ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

☆ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تو تو میں میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

☆ ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔

☆ اسلام آباد کے ماحول میں بھی جو اسلام آباد میں سڑکیں آتی ہیں وہ بہت چھوٹی

سڑکیں ہیں۔ یہاں بھی شور شرابے یا ہارن وغیرہ یا ہر قسم کی ایسی حرکت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ یہاں کے لوگوں کو بعض دفعہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔کل بھی کسی نے مجھے بتایا کہ یہاں اخبار میں خبر تھی کہ لوگوں کو اعتراض پیدا ہو رہا ہے کہ شور ہوتا ہے اس لئے اس ماحول کا لحاظ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کا یہاں شور شرابہ نہیں ہونا چاہئے۔

☆ گاڑیاں پارک کرتے ہوئے بھی خیال رکھیں کہ گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ٹریفک کے قواعد کا بھی خیال رکھیں۔جلسہ گاہ میں بھی جو پارکنگ کا شعبہ ہے منتظمین سے پورا تعاون کریں اور جہاں جہاں وہ کہتے ہیں وہیں گاڑیاں کھڑی کریں۔

☆ ڈرائیونگ کے دوران ملکی قانون کی پوری پابندی کریں کیونکہ یورپ میں بعض جگہوں پر بعض سڑکوں پہ Speed Limit (حد رفتار) کوئی نہیں ہے یا سپیڈ لمٹ یہاں سے زیادہ ہے۔ یہاں کی سپیڈ لمٹ میں اور وہاں کی سپیڈ لمٹ میں فرق ہے۔اس کا یورپ جرمنی وغیرہ سے آنے والے خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ ویزے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ نے اپنی اپنی جگہوں پر اپنے ملکوں میں واپس چلے جانا ہے۔جن کو خاص طور پر جلسے کا ویزا ملا ہے ان کو تو اس بات کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔اگر یہ پابندی نہیں کریں گے تو پھر جماعتی نظام بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔

☆صفائی کے لئے خاص طور پر جہاں انتارش ہو، جگہ چھوٹی ہو اور تھوڑی جگہ پر عارضی انتظام کیا گیا ہو بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں۔تو ہر کوئی یہ کوشش کرے کہ ٹائلٹ وغیرہ کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔اگر کوئی کارکن نہیں بھی ہے اور کوئی جاتا ہے تو خود صفائی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔آخر ایک دوسرے کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوا کرتا۔آپس میں بھائی بھائی ہوں تو ایسے کام کر لینے چاہئیں۔یہ نہیں ہے کہ کارکن آئے گا تب ہی صفائی ہوگی اور اس کی شکایت میں کروں گا اور انتظامیہ اس سے پوچھے گی تب ہی صفائی ہوگی۔ بلکہ چھوٹی موٹی اگر صفائی کی ضرورت ہو تو کر لینی چاہئے۔کیونکہ صفائی کے بارے میں آتا ہے کہ یہ نصف ایمان ہے۔

☆ خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردے کی رعایت رکھیں۔لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں،لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض غیر احمدی بھی ہوتی ہیں غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لئے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

☆ چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ایسے بچے جو نماز یں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔

☆بعض دفعہ شکایت آ جاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہوگا کہ بعض لفٹ دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔تو مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کے بارے میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اس کو خاص اہمیت دیں۔محبت خلوص ایثار اور قربانی کے جذبے کے تحت ان کی خدمت کریں۔یہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمان ہیں ان کے ساتھ نرم لہجہ اور خوشدلی سے بات کریں۔یہ تفصیلی ہدایت تو پہلے میں دے چکا ہوں۔

☆ جو مہمان آ رہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

☆بعض مائیں اپنے بچوں کی بڑی غیرت رکھتی ہیں کوئی ڈیوٹی والا اگر کسی کو کچھ کہہ دے تو لڑنے مارنے پہ آمادہ ہو جاتی ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر وہ تعاون نہیں کر سکتیں اور اتنی غیرت ہے تو پھر جلسے کے وقت اس دوران اس مارکی میں نہ آئیں۔

☆ کھانا کھاتے وقت بھی بعض باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔بعض دفعہ ضیاع ہو جاتا ہے۔اب اس دفعہ انہوں نے کچھ انتظام بدلا ہے۔کیونکہ پہلے ہی پیکنگ کر کے دے رہے ہیں اور میں نے دیکھا ہے اتنی مقدار ہے کہ امید ہے ضائع نہیں ہوگی عموماً ایک آدمی اتنا کھا ہی لیتا ہے لیکن بعض کو بعض چیزیں نہ کھانے کی عادت ہوتی ہے۔یہاں اگر آلو نہیں بھی پسند تب بھی مجبوراً کھا لیں اور ضائع نہ کریں کیونکہ پھر یہاں ڈمپ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

☆بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

☆بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو پیک بنائے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں تو ان کو اٹھا کے جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔

☆حضرت مسیح موعود کے حوالے سے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں وغیرہ یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ان کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور انتظامیہ اس کا خاص طور پر خیال رکھے اور نگرانی کرے۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بعض باہر سے آنے والے یہاں شاپنگ کرنے کے لئے قرض لینے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ بات قناعت کی صفت کو گدلا کر رہی ہوتی ہے۔قناعت کی صفت میں ایسا اظہار ہو رہا ہوتا ہے جو لوگوں کو اچھا نہیں لگتا۔تو اس سے بچنا چاہئے۔اتنا ہی خرچ کریں جتنی توفیق ہے۔جیسا کہ میں نے کہا کہ شاپنگ کرنے کے لئے جتنی ضرورت ہے رقم آپ کے پاس ہے اتنی شاپنگ کریں،عزیزوں رشتہ داروں سے قرض نہ لیں۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہئے اور جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔

گو کہ یہی کہا جاتا ہے کہ مہمان نوازی تین دن کی ہوتی ہے لیکن بعض لوگ دور سے آ رہے ہوتے ہیں خرچ کر کے آ رہے ہوتے ہیں اور پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ دوبارہ موقع مل سکے یا نہ مل سکے تو زیادہ ٹھہرنا چاہتے ہیں۔اگر اپنے قریبی عزیزوں رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر جائیں تو ان کو خوشی سے ٹھہرا لینے میں حرج نہیں ہے۔اور بعض طبیعتیں بڑی حساس ہوتی ہیں ایسے مہمانوں کو مذاقاً بھی احساس نہیں دلانا چاہئے جو مالی لحاظ سے ذرا کم ہوں یا قریبی عزیز ہوں کہ تین دن ہو گئے اور مہمان نوازی ختم ہو گئی۔اس طرح اس سے دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔یہ ہر ایک کا فرض ہے۔اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے آپ ساتھ ساتھ ہو جائیں،اس کے قریب رہیں۔تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا ہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بعض خبروں کی بنا پہ،گزشتہ سالوں میں آتی رہی ہیں، انتظامیہ بعض دفعہ چیکنگ سخت کرتی ہے۔تو اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو

چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہئے خاص طور پر عورتوں کو وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہماری حفاظت کے نقطۂ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے تعاون ہر ایک کا فرض ہے۔

پھر یہ کہ جو آپ کو کارڈ دیئے گئے ہیں وہ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی کا کارڈ گم ہو گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں تاکہ ان کو بھی پتہ لگ جائے کون سا کارڈ گم ہوا ہے کس کا گم ہوا ہے تاکہ اگر کسی اور نے ایسا لگایا ہو وہ بھی پتہ لگ جائے اور آپ کو بھی کارڈ میسر آ جائے۔

قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں ٹینٹ میں اجتماعی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لئے آپ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات 2005ء

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ برائے سال 2005ء کے لئے والدین درخواستیں بنام پرنسپل عائشہ دینیات و مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جمع کروائیں۔

(1) نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہو)

(۲) برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی

(۳) درخواست پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت

(الف) امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

(ب) امیدوار پرائمری پاس ہو۔

(ج) قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

(د) عمومی صحت اچھی ہو۔

(ھ) امیدوار کا حفظ قرآن میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

درخواستیں دفتر پرنسپل میں جمع کرانے کی آخری تاریخ 24 مارچ 2005ء ہے۔ انٹرویو 3 اپریل صبح 8:30 بجے عائشہ دینیات اکیڈمی (لجنہ بیرکس) میں ہوگا۔

کامیاب امیدواران کی لسٹ 7 اپریل صبح 9 بجے کلاسز کا آغاز 11 اپریل 2005ء سے ہوگا تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ (لجنہ بیرکس) میں بھجوائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

☆......☆......☆

تکمیل حفظ قرآن

☆ مکرم خالد بلال احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے طلال احمد نے مدرسۃ الحفظ ربوہ سے ایک سال دس ماہ میں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور گزشتہ رمضان المبارک میں نظارت اصلاح و ارشاد نے ان کو نماز تراویح کے لئے بیت الرحمان نصیر آباد میں مقرر کیا اور انہوں نے وہاں قرآن پاک کا دور مکمل کیا۔ گزشتہ دسمبر کو عزیزم نے نصرت جہاں اکیڈمی (انگلش میڈیم) میں آٹھویں کلاس میں داخلہ لیا ہے۔ آپ میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کا قرآن پاک حفظ کرنا خدا تعالیٰ بے حد باعث برکت و رحمت بنائے اور عزیزم کو آئندہ ہر میدان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مکرم وسیم احمد شاہد صاحب کارکن دفتر تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے نانا جان مکرم مرزا رشید احمد صاحب نارووال حال دارالعلوم حلقہ صادق ربوہ 4 فروری 2005ء سے فضل عمر ہسپتال سرجیکل وارڈ میں بوجہ گردوں کی تکلیف داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

موصوف مکرم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ کے بڑے بھائی ہیں۔

☆☆☆☆

بیعت کی ایک شرط

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال سے دور و نزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب و خواتین کے عطیات کے ذریعہ انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت مفت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کی یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون ہی سے ممکن ہے۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ مستحق مریضوں کے علاج کی مدّ امداد مریضاں اور ہسپتال کی مدّ ڈویلپمنٹ میں بطور صدقہ جاریہ اپنے عطایات بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یتامیٰ کی خبر گیری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے جو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادی تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے۔ الفضل 19 نومبر 2004ء)

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
وکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

سردیوں میں جوڑوں کے درد
اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں
فی ڈبی 60 روپے کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس: 213966

عزیز ہومیو پیتھک
گولبازار ربوہ
فون: 212399
نوٹ
جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔
انشاء اللہ

خبریں

بارشوں اور برفانی تودے گرنے سے ہلاکتیں

کرائسز مینجمنٹ سیل کے مطابق ملک بھر میں حالیہ بارشوں اور برفانی تودے گرنے سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 425 ہوگئی ہے۔صرف بلوچستان میں 200 ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ دو ہزار افراد لا پتہ اور 40 ہزار بے گھر ہو چکے ہیں۔ لسبیلہ میں گگو بند ٹوٹنے سے 7۔افراد ہلاک ہوئے۔ سینکڑوں افراد نے پہاڑوں میں پناہ لے لی۔ کاغان میں برفانی تودہ گرنے سے 19افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ مانسہرہ ، بٹگرام اور کوہستان میں 7 سومکانات منہدم ہو گئے وادی نیلم میں برفانی تودہ گرنے سے 15اور وادی لیپہ سے 2افراد کی لاشیں نکال لی گئیں ۔محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کا نیا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔اقوام متحدہ نے ایک لاکھ ڈالر کا امدادی سامان دینے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت متاثرین کی تمام ضروریات پوری کرے گی ہلاک ہونے والوں کے ورثاء کو فی کس ایک لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ وزیر اطلاعات امدادی سامان لے کر بلوچستان پہنچ گئے ہیں ۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ وزیر اعلیٰ سرحد نے وزیر اعظم سے دس کروڑ روپے مانگ لئے ہیں۔

بارشوں سے زیادہ نقصان نہیں ہوا صدر

جنرل پرویز مشرف نے پی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ بارشوں سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ملک بھر میں 136افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ بلوچستان میں صرف 42افراد ہلاک ہوئے لیکن ہلاک ہونے والوں کی تعداد کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے۔کوسٹل ہائی وے پر کوئی پل تباہ نہیں ہوا بلکہ پل کا کچھ حصہ ٹوٹا ہے۔ فوج نہ ہوتی تو نقصان کا زیادہ خطرہ تھا۔ حکومت متاثرین کے مالی وجانی نقصان کا مداوا کرے گی۔

زہریلا پروپیگنڈہ

امریکی خفیہ اداروں نے ایک دفعہ پھر پاکستان کو ناکام ریاست قرار دیئے جانے اور اس کے ایٹمی ہتھیاروں کو انتہا پسندوں کے ہاتھوں لگنے کے خدشات پر مبنی پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ امریکی انٹیلی جینس ایجنسیز کی تیار کردہ ایک مشترکہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان 2015ءتک ناکام ریاست کے طور پر سامنے آئے گا۔(روزنامہ ’’دن‘‘ لاہور14فروری2005ء)

امریکہ آگ سے نہ کھیلے

ایران نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ آگ سے نہ کھیلے اور ایران پر حملہ کرنے سے باز رہے۔ امریکہ اپنی پالیسیاں تبدیل کرے۔ ایرانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ دنیا اب زیادہ دیر تک امریکی حماقتیں برداشت نہیں کرے گی۔

قیام امن کیلئے اعلیٰ سطحی کمیٹی

وزیر داخلہ آفتاب احمد شیر پاؤ نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات ختم کرنے کیلئے اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔محرم الحرام میں حکومت امن وامان کو ہر صورت میں قائم رکھے گی۔ علماء کو بلا جواز گرفتار یا نظر بند نہیں کیا جائے گا۔کمیٹی کے فیصلوں پر حکومت عملدرآمد کرائے گی۔

درخواست دعا

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن اپنڈیکس کے آپریشن کے بعد فضل عمر ہسپتال سے اپنے گھر دارالرحمت وسطی میں آ گئے ہیں۔طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد جہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل ضلع کراچی کے دورہ پر الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 1

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سرور بیگم صاحبہ

مکرمہ سرور بیگم صاحبہ (آف پیپلز کالونی فیصل آباد) 11دسمبر 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ان کے خاوند مکرم عزیز احمد صاحب فوٹوگرافر احمدیت سے برگشتہ ہو کر ان پر ظلم کرتے تھے۔ان کا ایک لڑکا طاہر عزیز جو کہ احمدی تھا وہ بھی انہی ظلموں کا شکار ہو کر وفات پا چکا ہے۔ مرحومہ نے اپنے میاں سے ہر قسم کی سختیاں برداشت کیں یہاں تک کہ انہیں طلاق دے دی گئی مگر انہوں نے احمدیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۔ نہایت نیک ، شریف النفس اور اخلاص ووفا کا جذبہ رکھنے والی احمدی خاتون تھیں۔

مکرم محمد صالحین صاحب (آف سنگاپور)

مکرم محمد صالحین صاحب مورخہ 21 نومبر 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ نیک اور مخلص احمدی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اور تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 16 فروری 2005ء

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	12:23
وقت عصر	4:17
غروب آفتاب	5:58
وقت عشاء	7:20

بلوچ پراپرٹی سنٹر اینڈ موٹر پوائنٹ
ہر قسم کی جائیداد نیز گاڑیوں کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
دکان نمبر 17 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون آفس 04524-213439 گھر:211453
پروپرائٹر: آصف بلوچ موبائل 0300-7710709
Email:asifbaloch453@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش:214321

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بعد تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04942-423173-04524-214510

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم سرما : صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
انگلا کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل:0320-4620481

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

AL-FAZAL ESTATE
Deals in All Kinds of Lands Sales Purchase.
آپ کی آج کی سرمایہ کاری کل کا منافع بخش نعم البدل لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گوادر میں۔1 ایکڑ 2 ایکڑ 5 ایکڑ فارم ہاؤسز کے پلاٹس علاوہ کمرشل۔رہائشی۔انڈسٹریل ایکڑز انتہائی منافع بخش
برائے رابطہ: ناصر احمد موبائل:0300-4597308
برانچ آفس امیر پورٹ روڈ گوادر نزد سیرت النبی چوک گوادر موبائل:0303-6407640
ہیڈ آفس:1-B-16-265 کالج روڈ اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور فون:5156244-5124803

C.P.L 29